ایک بہن

مسلم خاتون کی خوبیاں

اعوذ بالله من الشيطن الرجيمo بسم الله الرحمن الرحيمo

ان المسلمين والمسلمت والمؤمنين والمؤمنت والقٰنتين والقٰنتت والصٰدقين والصٰدقت والصٰبرين والصٰبرت والخٰشعين والخٰشعٰت والمتصدقين والمتصدقٰت والصّآئمين والصٰئمٰت والحٰفظين فروجهم والحٰفظٰت والذاكرين الله كثيرا والذاكرت اعد الله لهم مغفرة واجرا عظيماo

اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمان مومن مرد اور عورت کی عظمت بیان کی ہے اور اصل مسلمان وہ ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے احکامات کو صحیح طریقے سے قبول کرلے۔ چاہے وہ مرد ہو یا عورت جیسے اللہ تعالیٰ نے مردوں کو زندگی گزارنے کے متعلق احکامات جاری کیے ہیں' اسی طرح عورتوں کے لیے بھی قرآن وحدیث نے کھول کھول کر رہنمائی کی ہے۔ اگر میں سب اوصاف کا ذکر کروں تو اس کے لیے ایک طویل وقت چاہیے۔ ان میں سے صرف ایک مسئلے پر اپنی مسلمان بہنوں کی رہنمائی کرنا چاہتی ہوں کیونکہ بحیثیت مسلمان ہمیں چاہیے کہ ہم ہر کام شریعت کے مطابق کریں۔ کہیں اس کی نافرمانی کر کے اللہ کے عذاب کے مستحق نہ بن جائیں اور وہ مسئلہ یہ ہے کہ مسلمان عورت کا لباس کیسا ہونا چاہیے۔ کیونکہ آج یہ ماڈرن دور ہے اور عجیب وغریب قسم کے لباس چل پڑے ہیں۔

اب ہمیں غور کرنا چاہیے کہیں ہم ایسا لباس تو نہیں پہن رہیں کہ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وعید کی ہو۔ میں اپنی کم علمی کی بناء پر اپنی مسلمان بہنوں کی چند ایک خامیوں کی نشاندہی کروں گی۔ شاید کوئی میری اس تحریر کو پڑھ کر صحیح راستے پر آجائے تو اس سے میری اور اس کی آخرت بہتر بن جائے۔

لباس تنگ اور چست نہ ہو کہ اس سے اعضاء کی ساخت نمایاں ہو چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((صنفان من أهل النار لم أرهما قوم معهم سياط كأذناب البقر يضربون بها الناس ونساء كاسيات عاريات مميلات مائلات رؤوسهن كأسنمة البخت المائلة لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها وإن ريحها لتوجد من مسيرة كذا و كذا)) (مسلم کتاب اللباس والزینۃ باب النساء الکاسیات۔ حدیث نمبر ۲۱۲۸،۲۸۵۶)

جہنمیوں کی دو قسمیں ہیں جن کو میں نے دیکھا نہیں ہے۔ ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جن کے ہاتھ میں گائے کی دُم کی مانند

کوڑے ہوں گئے۔ جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے۔ دوسری قسم اُن عورتوں کی ہے جو لباس پہن کر بھی ننگی ہوں گی۔ مٹک مٹک کر کندھوں اور کولہوں کو ہلا ہلا کر چلیں گی۔ ان کے سر اونٹ کی طرح جھکی ہوئی کوہان کی طرح ہوں گے وہ نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گی۔ حالانکہ اس کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے پائی جائے گی۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ مجموع الفتاویٰ میں فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک ((کاسیات عاریات)) کی ایک تفسیر یہ بھی بتلائی گئی ہے کہ غیر مناسب لباس پہنے ہوں گی بظاہر وہ لباس پہنے ہوں گی لیکن حقیقتاً ننگی ہوں گی۔ مثال کے طور پر وہ خواتین جو ایسا باریک لباس استعمال کرتی ہیں، جس سے ان کی جلد جھلکتی ہے یا ایسا تنگ لباس پہنتی ہیں جو ان کے جسم کی ساخت اور جوڑ یعنی پچھلے والا حصہ بازوؤں وغیرہ کو ظاہر کرتا ہے۔ حالانکہ عورت کا لباس ایسا موٹا اور کشادہ ہونا چاہیے جو اس کے لیے (مکمل طور پر) ساتر ہو اس کے جسم کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہو اور نہ ہی اس کے اعضاء کی ساخت نمایاں ہو۔ (مجموع الفتاویٰ۔۲۲/۱۴۶)

لباس میں مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی اور ان کے طور طریقے اپنانے والی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے۔ لباس میں مردوں سے مشابہت اختیار کرنے کی شکل یہ ہے کہ خواتین ایسے لباس اور کپڑے استعمال کریں اور پہنیں جو ہر معاشرہ کے اپنے عرف میں نوعیت اور صفات میں مردوں کے لیے مخصوص ہوں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

مرد و زن کے لباس میں فرق کا انحصار اس امر پر ہے کہ کون سا لباس مردوں کے لیے درست ہو سکتا ہے اور کس قسم کا لباس عورتوں کے حق میں مناسب ہو سکتا ہے۔ لہٰذا مرد جس چیز کے لیے مامور ہیں اس کے مناسب لباس مردوں کا ہوگا اور خواتین جس چیز کی مامور ہیں اس کے مطابق لباس عورتوں کا ہوگا۔ خواتین پردہ نشینی اور پوشیدگی میں رہنے کی مامور ہیں۔ نہ کہ بے پردگی اور کھلے طور پر رہنے کی یہی وجہ ہے کہ آذان وتلبیہ میں آواز بلند کرنا صفا و مروہ پر چڑھنا حالات احرام میں مردوں کی طرح کپڑوں سے مجرد ہونا عورتوں کے لیے مشروع نہیں اور حالت احرام میں مردوں کو سر کھلا رکھنے اور معتاد لباس نہ پہننے کا حکم دیا گیا ہے۔ معتاد لباس کا مطلب ہے کہ ایسے کپڑے جو انسانی جسم و اعضاء کی ساخت کے مطابق سلے گئے ہوں لہٰذا مرد نہ تو قمیص پہن سکتے ہیں اور نہ ہی پاجامہ اور نہ ہی برنس ایسا لباس جس میں سر کو ڈھانپنے کے لیے ٹوپی بھی لگی ہوئی ہو اور نہ ہی موزے۔

مزید لکھتے ہیں: لیکن عورت کو کسی لباس سے منع نہیں کیا گیا کیونکہ اسے پردہ اور حجاب کا پابند بنایا گیا ہے۔ لہٰذا اس کے لیے کوئی ایسی چیز مشروع نہیں کی گئی ہے جو حجاب اور پردہ کے مخالف ہو۔ ہاں نقاب لگانے اور دستانہ پہننے سے منع کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ ایسا لباس جو عضو کی ساخت کے مطابق بنایا گیا ہے اور عورت کو اس کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ اس کے بعد یہ ذکر کرتے ہوئے کہ محرم عورت اپنے چہرہ کو مردوں سے نقاب کے علاوہ کسی دوسری چیز سے چھپائے رکھے گی۔

آخر میں لکھتے ہیں: